

تفہیم القرآن

سبا

(۲)

اور سلیمان کے لیے ہم نے ہوا کو مستحر کر دیا، صبح کے وقت اس کا چپنا ایک مہینے کی رات تک اور شام کے وقت اس کا چپنا ایک مہینے کی رات تک۔ ہم نے اُس کے لیے گھنٹے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور ایسے جن اس کے تابع کر دیے جو اپنے رب کے حکم سے اس کے آگے کام کرتے تھے۔ اُن میں سے جو ہمارے حکم سے سرتابی کرتا اس کو ہم بھڑکتی ہوئی آگ کا فرہ پکھلتے۔ وہ اُس کے لیے بناتے تھے جو کچھ وہ چاہتا، اونچی عمارتیں، تصویریں، بڑے بڑے

۱۷۷ یہ مضمون بھی سورہ انبیاء آیت ۸۱ میں گزر چکا ہے اور اس کی تشریح وہاں کی جا چکی ہے ملاحظہ

ہو تفہیم القرآن، جلد سوم، ص ۱۷۶ - ۱۷۷

۱۷۸ بعض قدیم مفسرین نے اس کا مطلب یہ لیا ہے کہ زمین سے ایک چشمہ حضرت سلیمان کے لیے پھوٹ نکلا تھا جس میں سے پانی کے بجائے پگھلا ہوا تانہ بہتا تھا لیکن آیت کی دوسری تاویل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں تانبے کو پگھلانے اور اس سے طرح طرح کی چیزیں بنانے کا کام اتنے بڑا پہلے نے پر کیا گیا کہ گویا وہاں تانبے کے چشمے بہ رہے تھے۔ (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن

جلد سوم، ص ۱۷۶)

۱۷۹ یہ جن جو حضرت سلیمان کے لیے مستحر کیے گئے تھے، آیا یہ دستہ فانی اور کرہستانی انسان تھے یا واقعی ہی جن تھے جو ایک پوشیدہ مخلوق کی حیثیت سے دنیا بھر میں معروف ہیں، اس مسئلے پر بھی سورہ انبیاء اور سورہ نمل کی

تفسیر میں ہم مفصل بحث کر چکے ہیں۔ (ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد سوم، صفحات ۱۷۷-۱۷۸، ۱۷۹-۱۸۰، ۱۸۱-۱۸۲، ۱۸۳-۱۸۴، ۱۸۵-۱۸۶)

نہ اصل میں لفظ تماثل استعمال ہوتا ہے جو تماثل کی جمع ہے۔ تماثل عربی زبان میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی قدر فی شے کے مشابہ بنائی جائے، قطع نظر اس سے کہ وہ کوئی انسان ہو یا حیوان، کوئی درخت ہو یا پھول یا دریا یا کوئی دوسری بے جان چیز۔ التماثل اسم للشيء المصنوع مشبهاً بخلق من خلق الله لسان العرب، "تماثل نام ہے ہر اس مصنوعی چیز کا جو خدا کی بنائی ہوئی کسی چیز کے مانند بنائی گئی ہو۔ التماثل کل ماصور على صورة غيره من حيوان وغير حيوان (تفسیر کشاف، "تماثل ہر اس تصویر کو کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز کی صورت کے مماثل بنائی گئی ہو، خواہ وہ جان دار ہو یا بے جان۔" اس بنا پر قرآن مجید کے اس بیان سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے جو "تماثل" بنائی جاتی تھیں وہ ضرور انسانوں اور حیوانوں کی تصاویر یا ان کے مجسمے ہی ہونگے ہو سکتا ہے کہ وہ پھول پتیاں اور قدرتی مناظر اور مختلف قسم کے نقش و نگار ہوں جن سے حضرت سلیمان نے اپنی عمارتوں کو آراستہ کرایا ہو۔

غلط فہمی کا منشا بعض مفسرین کے یہ بیانات ہیں کہ حضرت سلیمان نے انبیاء اور ملائکہ کی تصویریں بنوائی تھیں۔ یہ باتیں ان حضرات نے بنی اسرائیل کی روایات سے اخذ کر لیں اور پھر ان کی توجہ یہ کی کہ پچھلی شریعتوں میں اس قسم کی تصویریں بنانا ممنوع نہ تھا۔ لیکن ان روایات کو بلا تحقیق نقل کرتے ہوئے ان بزرگوں کو یہ خیال نہ رہا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جس شریعت موسوی کے پیرو تھے اس میں بھی انسانی اور حیوانی تصاویر اور مجسمے اسی طرح حرام تھے جس طرح شریعت محمدیہ میں حرام ہیں، اور بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو حضرت سلیمان سے جو عداوت تھی اس کی بنا پر انہوں نے آنجناب کو شرک و بت پرستی، اور جادوگری اور زنا کے بدترین الزامات سے متہم کیا ہے، اس لیے ان کی روایات پر اعتماد کر کے اس جلیل القدر پیغمبر کے بارے میں کوئی ایسی بات ہرگز قبول نہ کرنی چاہیے جو وہ انکی بھیجی ہوئی کسی شریعت کے خلاف پڑتی ہو۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بنی اسرائیل میں جتنے انبیاء بھی آئے ہیں وہ سب توراۃ کے پیرو تھے اور ان میں سے کوئی بھی نئی شریعت نہ لایا تھا جو توراۃ کے قانون کی نسخ ہوتی۔ اب توراۃ کو دیکھیے تو اس میں بار بار بصراحت

یہ حکم مٹا ہے کہ انسانی اور حیوانی تصویریں اور مجسمے قطعاً حرام ہیں :

”تو اپنے لیے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان

میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے“ (خروج - باب ۲۰ - آیت ۴۲)

”تم اپنے لیے بت نہ بنانا اور نہ تراشی ہوئی مورت یا لاث اپنے لیے کھڑی کرنا

اور نہ اپنے ملک میں کوئی شبیہ دار پتھر رکھنا کہ اسے سجدہ کرو“ (احبار - باب ۲۶ آیت ۱)

”تو نہ ہو کہ تم بگڑ کر کسی شکل یا صورت کی کھودی ہوئی مورت اپنے لیے بناو

جس کی شبیہ کسی مرد یا عورت یا زمین کے کسی حیوان یا ہوا میں اڑنے والے کسی پرند یا زمین

میں ٹینگنے والے جاندار یا پھل سے جو زمین کے نیچے پانی میں رہتی ہے ملتی ہو“ (استثناء،

باب ۴ آیت ۱۶ - ۱۸)

”لعنت اس آدمی پر جو کاریگری کی صنعت کی طرح کھودی ہوئی یا ڈھالی ہوئی

مورت بنا کر جو خداوند کے نزدیک مکروہ ہے اس کو کسی پوشیدہ جگہ میں نصب کرے“

راستثناء - باب ۲۷ - آیت ۱۵

ان صاف اور صریح احکام کے بعد یہ بات کیسے مانی جاسکتی ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے انبیاء و

ملائکہ کی تصویریں یا ان کے مجسمے بنانے کا کام جنوں سے لیا ہوگا۔ اور یہ بات آخر ان یہودیوں کے بیان

پر اعتماد کر کے کیسے تسلیم کر لی جائے جو حضرت سلیمانؑ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ اپنی مشرک بیویوں کے عشق

میں مبتلا ہو کر بت پرستی کرنے لگے تھے ۱ - سلاطین - باب ۱۱)

تاہم مفسرین نے بنی اسرائیل کی یہ روایات نقل کرنے کے ساتھ اس امر کی بھی صراحت کر دی تھی

کہ شریعت محمدیہ میں یہ فعل حرام ہے اس لیے اب کوئی شخص حضرت سلیمانؑ کی پیروی میں تصویریں اور مجسمے

بنانے کا مجاز نہیں ہے لیکن موجودہ زمانے کے بعض لوگوں نے جو اہل مغرب کی تقلید میں مصودی و بت

تراشی کو حلال کرنا چاہتے ہیں، قرآن مجید کی اس آیت کو اپنے لیے دلیل ٹھیرا لیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جب

ایک پیغمبر نے یہ کام کیا اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنی کتاب میں اس کے اس فعل کا ذکر کیا اور اس پر کبھی پسندیدگی

کا اظہار بھی نہ فرمایا تو اسے لازماً حلال ہی ہونا چاہیے۔

ان معتدین مغرب کا یہ استدلال دو وجوہ سے غلط ہے۔ اول یہ کہ لفظ تاشیل جو قرآن مجید میں استعمال کیا گیا ہے، انسانی اور حیوانی تصاویر کے معنی میں صریح نہیں ہے، بلکہ اس کا اطلاق غیر جاندار اشیاء کی تصویروں پر بھی ہوتا ہے، اس لیے محض اس لفظ کے سہارے یہ حکم نہیں لگایا جاسکتا کہ قرآن کی رو سے انسانی اور حیوانی تصاویر حلال ہیں۔ دوسرے یہ کہ نہایت کثیر التعداد اور قوی الاسناد و متعدد تراجمی احادیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی روح اشیاء کی تصویریں بنانے اور رکھنے کو قطعی حرام قرار دیا ہے۔ اس معاملہ میں جو ارشادات حضورؐ سے ثابت ہیں اور جو آثار اکابر صحابہ سے منقول ہوئے ہیں انہیں ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ نے حبش میں ایک کنیسہ دیکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ اس کا ذکر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ حضورؐ نے فرمایا ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ جب ان میں کوئی صالح شخص ہوتا تو اس کے مرنے کے بعد وہ اس کی قبر پر ایک عبادت گاہ بناتے اور اس میں یہ تصویریں بنالیا کرتے تھے۔ یہ لوگ قیامت کے روز اللہ کے نزدیک بدترین خلائق قرار پائیں گے۔ ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصوّر پر لعنت فرمائی ہے۔

۱۔ عن عائشۃ ام المؤمنین ان ام حبیبۃ و ام سلمۃ ذکرنا کنیسۃ رأینہا بالجبشۃ فیہا تصاویر فذکرنا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اولئک اذا کان فیہم الرجل الصالح فمات بنوا علی قبرہ مسجد او صور وافیہ تلک الصور فاولئک شرار الخلق عند اللہ یوم القیمۃ بخاری، کتاب الصلوۃ۔ مسلم، کتاب المساجد۔ نسائی، کتاب المساجد۔

۲۔ عن ابی جحیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن المصوّر بخاری کتاب البیوع، کتاب الطلاق و کتاب التباس،

۳۔ عن ابی زرعہ قال دخلت

الوزعہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ہریرہؓ

مع ابی ہریرۃ داسراً بالمدينة فرأى اعلیٰ
مصوراً یصور قال سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول ومن اظلم
ممن ذهب یخلق کفلی فلیخلقوا حبة و
لیخلقوا ذرة (بخاری، کتاب البیاس، مسند احمد
اور مسلم کی روایت میں تصریح ہے کہ یہ مروان کا گھر تھا،

۴۔ عن ابی محمد الہذلی عن علی قال
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی
جنازة فقال ایکم یطلق الی المدینة
فلایدع بها وثناً الاکسوة ولا قبراً الا سواه
ولا صورة الا لطحما۔ فقال رجل انا یا
رسول الله فانطلق فہاب اهل المدینة۔
فرجع۔ فقال علی انا انطلق یا رسول الله۔
قال فانطلق۔ فانطلق ثم رجع۔ فقال
یا رسول الله لمرآدع ہا وثناً الاکسوتہ
ولا قبراً الا سوتہ ولا صورة الا لطحما۔
ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من عاد لصنعة شیء من هذا فقد کفر
بما انزل علی محمد و مسند احمد۔ مسلم کتاب الجنائز
اور نسائی کتاب الجنائز میں بھی اس مضمون کی ایک

کے ساتھ ایک مکان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ مکان کے
اوپر ایک معتد تصویریں بنا رہے ہیں۔ اس پر حضرت
ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے شیعوں
سے برا ظالم کون ہوگا جو میری تخلیق کے مانند تخلیق کی
کوشش کرے۔ یہ لوگ ایک دانہ یا ایک چوٹی تو
بنا کر دکھائیں۔

ابو محمد حذلی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک
تھے۔ آپؐ فرمایا تم لوگوں میں سے کون ہے جو ہمارے
مدینہ میں کوئی بت نہ چھوڑے جسے توڑ نہ دے اور
کوئی قبر نہ چھوڑے جسے زمین کے برابر نہ کر دے اور
کوئی تصویر نہ چھوڑے جسے مٹا نہ دے۔ ایک شخص نے
عرض کیا میں اس کے لیے حاضر ہوں۔ چنانچہ وہ گیا
مگر اہل مدینہ کے خوف سے یہ کام کیے بغیر واپس آیا۔
پھر حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں جانا
ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا اچھا تم جاؤ۔ حضرت علیؓ نے
گھٹے اور واپس آکر انہوں نے عرض کیا کہ میں نے
کوئی بت نہیں چھوڑا جسے توڑ نہ دیا ہو، کوئی قبر
نہیں چھوڑی جسے زمین کے برابر نہ کر دیا ہو اور کوئی
تصویر نہیں چھوڑی جسے مٹا نہ دیا ہو۔ اس پر حضورؐ نے

حدیث منقول ہوئی ہے،

فرمایا اب اگر کسی شخص نے ان چیزوں میں سے

کوئی چیز بنائی تو اس نے اس تعلیم سے کفر کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔

۵۔ عن ابن عباس عن النبی صلی

اللہ علیہ وسلم ومن صور صوفی

عذاب وکلفت ان ینفخ فیہا ولبس بنافخ

ربخاری۔ کتاب التبعیر۔ ترمذی، ابواب العباس۔

نسائی کتاب الزیۃ۔ مسند احمد۔

۶۔ عن سعید بن ابی الحسن قال

كنت عند ابن عباس رضی اللہ عنہما اذ انا

رجل فقال یا ابا عباس انی انسان انما

معبشتی من صنعة یدی وافی اصنع

هذه التضاویر۔ فقال ابن عباس لا احدثک

الا ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلہ یقول سمعته یقول من صور صوفی

فان اللہ معذبه حتی ینفخ فیہا الروح و

لبس بنافخ فیہا ایدا۔ فربا الرجل روق

شدیدۃ واصفر وجهه۔ فقال وھیک

ان ابیت الا ان تصنع فعیل یھذا

الشجر کل شیء لبس فیہ روح ربخاری کتاب

البیوع مسلم کتاب العباس۔ نسائی کتاب الزیۃ

مسند احمد۔

ابن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

ہیں اور جس شخص نے تصویر بنائی اسے

عذاب دیا جائے گا اور مجبور کیا جائے گا کہ وہ

اس میں روح پھونکے اور وہ نہ پھونک سکے گا۔

سعید بن ابی الحسن کہتے ہیں کہ میں ابن عباس کے

پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے

کہا کہ اے ابو عباس میں ایک ایسا شخص ہوں جو

اپنے ہاتھ سے روزی کماتا ہے اور میرا روزگار یہ

تصویریں بنانا ہے۔ ابن عباس نے جواب دیا

کہ میں تم سے وہی بات کہوں گا جو میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنی ہے۔ میں نے حضور

سے یہ بات سنی ہے کہ جو شخص تصویر بنائے گا اللہ

اسے عذاب دیگا اور اسے نہ چھوڑیگا جب تک

وہ اس میں روح نہ پھونکے، اور وہ کبھی روح نہ پھونک

سکے گا۔ یہ بات سن کر وہ شخص سخت برا فروخت ہوا

اور اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اس پر

ابن عباس نے کہا بندہ خدا، اگر تجھے تصویر بنانی

ہی ہے تو اس درخت کی بنا، یا کسی ایسی چیز

کی بنا جس میں روح نہ ہو۔

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ کے ہاں سخت ترین سزا پانے والے مصدور ہوں گے۔

عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں ان کو قیامت کے روز عذاب دیا جائیگا ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ خرید جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دروازے ہی میں کھڑے ہو گئے۔ اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں خدا سے توبہ کرتی ہوں ہر اس گناہ پر جو میں نے کیا ہو۔ حضور نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے میں نے عرض کیا یہ اس غرض کے لیے ہے کہ آپ یہاں تشریف رکھیں اور اس پر ٹیک لگائیں فرمایا ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے

۷۔ عن عبد اللہ بن مسعود قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اشد الناس عذاباً عند اللہ یوم القیامة المصورون بخاری، کتاب اللباس۔ مسلم، کتاب اللباس۔ نسائی، کتاب الزینۃ مسند احمد۔ ۸۔ عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الذین یصنعون هذه الصور ليعذبون یوم القیامة یقال لہم احيوا ما خلقتم بخاری، کتاب اللباس۔ مسلم، کتاب اللباس۔ نسائی، کتاب الزینۃ مسند احمد۔

۹۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انھا اشترت مرقۃ فیہا تصاویر فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالباب ولم یدخل فقلت اتوب الی اللہ مما اذنت قال ما هذه المرقۃ قلت لتجلس علیہا وتوسدھا قال ان اصحاب هذه الصور ليعذبون یوم القیامة یقال لہم احيوا ما خلقتم وان الملائکۃ لا تدخل بیتاً فیہ الصورة بخاری، کتاب اللباس۔ مسلم

روز عذاب دیا جائیگا۔ ان سے کہا جلتے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اس کو زندہ کرو۔ اور ملائکہ یعنی ملائکہ رحمت کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ ٹکڑا رکھا تھا جس میں تصویر تھی۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے اس پردے کو لیکر بھاڑ ڈالا اور فرمایا قیامت کے روز سخت ترین عذاب جن لوگوں کو دیا جائے گا ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ کی تخلیق کے مانند تخلیق کی کوشش کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ ٹکڑا رکھا تھا جس میں پردہ گھوڑوں کی تصویریں تھیں۔ حضور نے حکم دیا کہ اسے اتار دو اور میں نے اتار دیا۔ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا کہ گھر میں تصویر رکھی جائے اور اس سے بھی منع فرما دیا کہ کوئی شخص تصویر بنائے۔

ابن عباس ابو طلحہ انصاری سے روایت کرتے ہیں

کتاب اللباس۔ نسائی، کتاب الزینۃ۔ ابن ماجہ، کتاب التجارات۔ مؤطا، کتاب الاستیذان،

یعنی ملائکہ رحمت کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

۱۔ عن عائشۃ قالت دخل علیّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا مقسترة بقرام فیہ صورۃ فتلون وجہہ ثم تناول السترفہتکہ ثم قال ان من اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یشجعون بخلق اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللباس۔ بخاری، کتاب اللباس۔ نسائی، کتاب الزینۃ۔

۱۱۔ عن عائشۃ قالت قدیم رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر وقد سترت علی بابی درنوکا فیہ الخیل ذوات الاجنحۃ فامرنی فنزعته ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللباس۔ نسائی، کتاب الزینۃ۔

۱۲۔ عن جابر قال نھی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عن الصورۃ فی البیت ونھی ان یصنع ذالک (نرندی، البواب اللباس۔)

۱۳۔ عن ابن عباس عن ابی طلحہ